عوامی حقوق اور شخصی آزادی کا کچلنا ہو۔ ہرگز قابل تحسین نہیں، ایسا کرنے سے دستور پر قوم کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ اس کی متفق علیہ اور اجماعی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور ایک مستقل آئینی دستاویز بھی مستقبل میں ہر وقت خطرے سے دوچار رہتی ہے۔ طے شدہ امور از سر نو متنازعہ بن جاتے ہیں صوبائی خود مختاری، لسانی، قومی اور دیگر کئی مسئلے از سر نو زندہ ہو جاتے ہیں۔ با اصول اور باحوصلہ جماعتیں ایسی باتوں سے احتراز کرتی ہیں۔ جذبات کی تلخی یا شدّت اتنی نہیں ہونی چاہیے کہ اپنے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا جائے۔ ان آئینی ترمیمات کے علاوہ اور بھی کئی ایسے اقدامات کئے گئے جنہیں "سیاسی انتقام" کا غماز قرار دیا جا رہا ہے۔ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد خان عبدالولی خان اور دیگر ارکان پارلیمنٹ کی گرفتاری جب کہ اجلاس جاری تھا، پھر نیپ پر پابندی، اس کی املاک کو ضبط کر دینا اور ملک کے طول و عرض میں بیشمار لوگوں کی اندھا دھند گرفتاری اور سرکاری پارٹی سے وابستہ لوگوں کا قانون کو ہاتھ میں لے کر پولیس اور ایف ایس ایف کی نگرانی میں مخالف پارٹیوں کے دفاتر، ریکارڈ اور املاک پر حملے اور ایسے لوگوں کی نجی املاک کی تباہی، جبری ہڑتالیں کروانا اور بالآخر سرحد کی صوبائی حکومت کا خاتمہ اور گورنر راج کا قیام یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ نہ تو کسی مظلوم پر ظلم کا مداوا بن سکتی ہیں نہ اصل اسباب و محرکات سے پردہ ہٹانے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ قتل اور دھماکوں جیسے شنیع اور قبیح واقعات اور ظلم و فساد کے ازالہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ باہمی اعتماد اور محبت کی فضا بحال ہو طرفین کی ناراضگی کے اسباب کا ازالہ ہو اور قوم پوری یکجہتی اور اتفاق سے مل کر ملک و ملّت سے دشمنی کرنے والے عناصر کا کھوج لگائے۔

دینی مدارس اور قادیانیوں کے عزائم

ہم نے پچھلے شمارہ میں دینی مدارس کو قومی تحویل میں لینے کی افواہوں پر تبصرہ کرتے ہوئے اس خدشہ کا اظہار بھی کیا تھا کہ قادیانی تحریک کامیابی سے ہمکنار ہو جانے کے بعد ملک کے لادینی عناصر قادیانیوں کی شہ پر علماء اور طلباء دین کی توتوں کے اصل سرچشمہ مدارس عربیہ کے نظام کو درہم برہم کرنا چاہتے ہیں ہمارے ان خدشات کی تائید قادیانی حلقوں اور مرزائی پریس کی اس بارہ میں تبصروں سے ہو سکتی ہے۔ قادیانی جماعت کا ترجمان پیغام صلح ۲۲ جنوری ۱۹۷۵ء کا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ اس کے مقالہ افتتاحیہ اور ایک مضمون میں حکومت کے ایسے ارادوں کا پرجوش خیر مقدم

کرتے ہوئے مدارس عربیہ کو امت مسلمہ کے لئے ناقابل تلافی نقصان کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔

پیغام صلح کا مرزائی مقالہ نگار جو ملت کے اس طبقۂ علماء کے ہاتھوں ضرب کاری کھا چکا ہے۔ حکومت کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ:

"ایسے اقدامات کو جلد عملی جامہ پہنایا جائے کہ اس طرح سماج دشمن اور تخریب پسند روایت کی اہمیت ختم ہو جائے گی اور قومی اتحاد اور وحدت ملی کا تصور روشن ہو جائے گا۔"

قادیانی صحافی کو ان مسلمانوں کے دینی مراکز کے اصلاح نظام و نصاب تعلیم کا درد بھی کھائے جا رہا ہے۔ قادیانی اخبار کو اس بات کا بھی دکھ ہے کہ ان مدارس میں مختلف طریقوں سے جمع کی جانے والی لاکھوں رقومات کا خرچ اموال کا بدترین ضیاع ہے ــــ مگر وہ خود یہ نہیں سوچتا کہ استعمار اور اسلام دشمن طاقتوں کے درپردہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عزائم خبیثہ کی تکمیل کے لئے ان لاکھوں کروڑوں روپیہ کا مصرف کیا ہے۔ جو قادیانیت کے پردہ میں خرچ ہوتے ہیں اور اس دولت سے مسلمانوں کی وحدت ملی کو کیا فائدہ پہنچا۔ وہ نو کروڑ روپیہ جس کی مرزا ناصر نے اپیل کی تھی، کہاں سے آئے۔ جس کا مصرف ربوہ اور قادیان کی شرمناک پاپائیت کی ہوس رانیوں کی تکمیل کے سوا کچھ نہیں اور جو عالم اسلام میں درپردہ آئے دن کی سازشوں میں لگائے جا رہے ہیں۔ اپنے سادہ لوح متبعین کے وصایا اور وراثتوں کے خون پسینہ کی کمائی کو جاہ و باہ کے کن قبیح اور شرمناک طریقوں سے ہضم کیا جاتا ہے۔ اور یہ سامراجی گماشتے عالم اسلام میں ایک طرف تو صیہونیت کے ہراول دستہ ہیں دوسری طرف استعماری تجوریوں سے ایتھوپیا میں مسلمان کا خون بہا رہے ہیں۔ قبرص میں ترکوں کے خلاف سرگرم ہیں، کشمیر کو بھارت کے ہاتھوں قادیان کی موہوم امید پہ رہن کرا چکے ہیں ــــ مگر انہیں فکر ہے تو ان طیب و طاہر پاکیزہ چندوں کا جو دردمند مسلمان اپنا پیٹ کاٹ کر دینی مدارس پر لگاتے ہیں اس لئے کہ تاجدار ختم نبوت کے علوم اور مواریث نبوت و ہدایت کی یہ حفاظت گاہیں مسیلمہ کذاب کی اولاد کے استیصال کے مراکز ہیں۔ وہ ان مدارس عربیہ سے عشق نبوی اور حفاظت اسلام کے جذبہ سے سرشار ان جانباز فارغ التحصیل علماء کو انسانی ضیاع قرار دیتے ہیں جو اپنی مرضی سے دنیا اور اسکی رنگینیوں کو کملی والے آقا کے دین پر تج چکے ہیں اور روکھے سوکھے ٹکڑوں پر قناعت کئے بیٹھے ہیں۔

بہر حال قادیانی اخبار نے ہمارے خدشات کی تائید کر دی ہے کہ مدارس عربیہ کا گلا گھونٹنے کی یہ کھچڑی کہاں کہاں پک رہی ہے۔ ہمیں قادیانی جماعت سے اس بارہ میں کوئی شکوہ نہیں کہ ملت مسلمہ اور قادیانیوں کی تو اب کھلی جنگ ہے